اتوار 28 مئی 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 117 اتوار-28 ذوالحجہ-1415ھ 28 ہجرت 1374ہش 28 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ چند روزہ دنیا ہے مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت ہے

یہ چند روزہ دنیا تو ہر حال میں گذر جاوے گی خواہ تنگی میں گذرے خواہ فراخی میں۔ مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت معاملہ ہے وہ ہمیشہ کا مقام ہے اور اس کا انقطاع نہیں ہے پس اگر اس مقام میں وہ اسی حالت میں گیا کہ خدا تعالیٰ سے اس نے صفائی کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا اور وہ معصیت سے توبہ کر کے ہر ایک گناہ سے جس کو اللہ تعالیٰ نے گناہ کر کے پکارا ہے بچتا رہا تو خدا تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر انسان پورے درجہ کی صفائی نہیں کرتا اور کامل تبدیلی نہیں کرتا تو اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ اس دیوار میں سوئی کے برابر شگاف کر دیں خواہ ایسے سوراخ دس ہزار بھی کیوں نہ ہوں لیکن ان سوراخوں کے ذریعہ سے وہ روشنی اندر نہیں آجائے گی جو کل مکان کو خوب روشن اور منور کر دے۔ لیکن جب ایک اچھا روشن دان اس میں کھولا جائے تو اس سے کافی روشنی اندر آئے گی اور سارے مکان کو منور کر دے گی۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۴)

دعا تو ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے۔ دعا کے ساتھ مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو دعا کی قدر و قیمت معلوم نہیں وہ بہت جلد ملول ہو جاتے ہیں اور ہمت ہار کر چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے۔ جب انسان پوری ہمت سے لگا رہتا ہے تو پھر ایک بدخلقی کیا ہزاروں بدخلقیوں کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے اور اسے کامل (صاحب ایمان) بنا دیتا ہے لیکن اس کے واسطے اخلاص اور مجاہدہ شرط ہے جو دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۵)

سانحہ ارتحال

○ ممتاز احمدی شاعر محترم سعید احمد صاحب اعجاز مورخہ ۲۴- مئی بروز بدھ صبح ۶ بجے لاہور کے ایک مقامی ہسپتال میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۸۳ سال تھی۔

اسی روز ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بیت مبارک میں مغرب و عشاء کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی صدر الدین کھوکھر صاحب نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے محترم سعید احمد صاحب کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

والدین اور سیکرٹریان وقف نو توجہ فرمائیں!

○ واقفین نو کے سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم آپ کی خدمت میں کافی عرصہ قبل سے بھجوائے جا چکے ہیں۔ لیکن بعض اضلاع سے یہ فارم واپس موصول نہیں ہوئے۔ فارم واپس بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵- اپریل ۹۵ء تھی۔

براہ مہربانی اگر آپ میں سے کسی نے یہ فارم پر کر کے نہیں بھجوائے تو جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

اور ان کے تمام خانے پر کریں۔ خصوصاً وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش والا خانہ ضرور پر کریں۔

(وکالت وقف نو)

اعلان

○ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کو چند معلمین کی ضرورت ہے ایسے احباب جو خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں اور نظام کے تحت جماعتوں میں تعلیم و تربیت کا فرض ادا کر سکتے ہوں۔ تعلیم کم از کم میٹرک اور عمر ۳۵ سال یا اس سے زائد ہونی چاہئے درخواست اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی وساطت سے نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں بھجوا دی جائے۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

سارے انعامات خدا کی اطاعت سے وابستہ ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ترقی کرنے والی قوموں میں انکسار اور عبودیت ہوتی ہے۔ اسی طرح ان کی ترقی کی رفتار بھی بہت دھیمی ہوتی ہے۔ مگر آخر اس کی رفتار میں بھی نمایاں ترقی نظر آتی ہے۔ یہ بالکل درست ہے کہ عملاً خدائی کا دعویٰ کرنے والی قوموں کا تنزل ابتداً نظر نہیں آتا۔ مگر اس کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ نظر نہیں آتے۔ جس طرح پر ایک مکان ٹپکتا ہو تو وہ نظر آتا ہے اور انسان اس کی مرمت کر کے بند کر دیتا ہے' لیکن جب کسی مکان کی بنیاد میں اندر ہی اندر پانی پڑتا ہو اس کا پتہ نہیں لگتا۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ یکدم بیٹھ جاتا ہے۔ اور یہ زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ پس ان لوگوں کی حالت جو عملاً خدائی کا دعوے کرتے ہیں اس مکان کی سی ہے جس کی بنیادوں میں پانی پڑ رہا ہے (-)

پس انسان کبھی عبودیت سے باہر نہ جائے۔ یہ کبھی نہ سمجھے کہ اس کے لئے کسی پابندی اور اطاعت کی ضرورت نہیں اور نہ کوئی اتباع ہے۔ نہ فرمانبرداری ہے۔ یہ ہلاکت کی راہ ہے۔ اس سے بچو۔ یہ شیطانی خیال ہے اس سے دور بھاگو۔ حقیقی کامیابی کی راہ عبودیت ہی میں ہے۔ اس کے سوا اور کوئی راہ نہیں (-) ہر چیز اسی کی مخلوق ہے اور اسی کے ماتحت ہے۔ اور تمام فضلوں اور برکات کا وہی سرچشمہ ہے۔ پھر بتایا کہ عبودیت کرو گے تو سب کچھ دیں گے۔ انعامات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک جسمانی اور ایک روحانی۔

جسمانی انعامات کے لئے بھی اطاعت اور فرمانبرداری کی ضرورت ہے۔ جو قواعد اور قوانین ان انعامات کے لئے مقرر کئے ہیں جو شخص ان کی پابندی کرے گا۔ وہ انعامات سے حصہ لے گا۔ یورپ کے لوگوں سے بڑھ کر کون نیچر کی اطاعت کرے گا۔ اور دیکھ لو وہ انعام بھی پاتے ہیں۔

روحانی قواعد کی پابندی وہ نہیں کرتے اور اس کے انعامات بھی نہیں پاتے۔ پس ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے بندے فرمانبردار ہو جاؤ۔ کہ سارے انعامات اسی کی اطاعت میں ہیں اور یہی مقام عبودیت تمام ترقیوں کی کلید ہے۔ انسان

باقی صفحہ ۷ پر

اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کیلئے دعا کرو خدا اسے بچا لیوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

28- ہجرت ۱۳۷۴ ہش — 28 - مئی ۱۹۹۵ء

نیکی کی تلقین - برائی سے اجتناب

نیکی کی تلقین کرنا ہی کوئی آسان کام تو نہیں۔ لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ بدی سے روکنے کی نسبت نیکی کی تلقین کرنا یقیناً آسان ہے۔ جسے نیکی کی تلقین کی جاتی ہے وہ یہ سمجھ کر کہ یہ بات اس کے فائدے ہی کی ہے اسے جلد اپنانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ دل اس کا صاف ہوتا ہے فطرت اس کی نیکی ہی کو چاہتی ہے۔ اس لئے جب نیکی کی تلقین کی جاتی ہے تو وہ مان لیتا ہے لیکن جہاں تک بدی سے روکنے کا تعلق ہے یہ اس لئے زیادہ مشکل ہے کہ جس کے دل میں پہلے ہی بدی آچکی ہے اسے اگر نیکی کی تلقین کی جائے گی یا بدی سے رکنے کی تلقین کی جائے گی تو وہ یقیناً یہ سمجھے گا کہ میری مخالفت کی جا رہی ہے۔ بعض اوقات لوگ آگے سے ڈٹ بھی جاتے ہیں اور اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہی کرتے رہیں گے۔ بلکہ بدی سے روکنے والے کو بعض اوقات دھمکیاں بھی دی جاتی ہیں کہ تم کون ہو ہماری زندگی میں اس طرح دخل دینے والے۔ ہم جو چاہیں گے کریں گے۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ اس کے دل میں بدی تو پہلے ہی آچکی ہے۔ اب اس بدی سے روکنا اسے اچھا نہیں لگتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی بات آسان ہو یا مشکل ہیں دونوں لازمی۔ نیکی کی تلقین بھی کرنی چاہئے اور بدی سے روکنے کے لئے بھی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر لوگوں کو اسی طرح بہتر زندگی بسر کرنے کی طرف لا سکتے ہیں اور معاشرے کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو جو شخص نیکی کر سکتا ہے۔ وہ نیکی نہیں کرے گا۔ اور جو بدی چھوڑ سکتا ہے وہ بدی نہیں چھوڑے گا۔ اور یہ دونوں باتیں بیج کی طرح اگ کر زیادہ پھیلنا شروع ہو جائیں گی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اسی امر کی طرف توجہ دلانے کے لئے فرماتے ہیں کہ:-

زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ (نیکی کی تلقین کرنا اور برائیوں سے روکنا)"

حقیقت یہ ہے کہ انسانی معاشرہ کی بہتری اور بھلائی اس بات میں مضمر ہے کہ ہم سب ایک دوسرے کو نیکی کی تلقین کرتے رہیں اور برائیوں سے روکتے رہیں۔ پاکیزہ معاشرہ اس طرح تشکیل دیا جا سکتا ہے اور یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے اور یہ عمل تسلسل چاہتا ہے۔ ایک ہی دفعہ کی تلقین کافی نہیں۔

اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ یہ کام خلوص دل اور محبت سے کیا جائے۔ کسی کا دل نہ دکھایا جائے کسی کو طعن نہ کیا جائے۔ اپنی پاکبازی کا ڈھنڈورا نہ پیٹا جائے۔ اگر ہم ان باتوں کا خیال رکھیں تو یقیناً ہماری نیکیوں کی تلقین اور برائیوں سے روکنے کی کوشش کامیابی سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔

کسی کا اوچھا پن ہے ظرف کی بات
سمجھ آتی نہیں ہے اس کو ہیہات
مزاج اُس کا ہر اک لمحہ دِگرگوں
سمجھ لیتا ہے وہ دن کو یہ رات

ابو الاقبال

O

جہاں میں شاد بھی ناشاد بھی تُو
مری جاں قید بھی آزاد بھی تُو
جہاں آباد تیرے قہقہوں سے
شہیدِ خاطرِ ناشاد بھی تُو
کبھی خار و خسِ صحرا کی صورت
کبھی تخمِ چمن ایجاد بھی تُو
کبھی لاکھوں حقائق تیرے سَر میں
کبھی اِک ذہنِ غیر آباد بھی تُو
کبھی اقلیمِ الفاظ و معانی
کبھی اِک حرفِ بے بُنیاد بھی تُو
فنا فی اللہ بھی ہے ذات تیری
مگر جاں دادۂ اِلحاد بھی تُو
سراسر پیکرِ لُطف و کرم بھی
ستم پرور، ستم ایجاد بھی تُو
کبھی اُجداد کو وجۂ تفاخر
کبھی شرمندۂ اولاد بھی تُو
کبھی بدرہ نشیں بھی عرشیوں میں
زمیں پر آکے آدم زاد بھی تُو
سنور جائے تو ہمدوشِ ثُریّا
بگڑ کر موجبِ اُفتاد بھی تُو
ادب میں خالقِ شعر و سُخن بھی
نہ ہو خالق تو پھر نقّاد بھی تُو
کبھی تو رونقِ دار و رسن ہے
سرِ دار و رسن جلّاد بھی تُو
حریر و پرنیاں بھی ذات تیری
مثالِ آہن و فولاد بھی تُو
کبھی تو صورتِ مرغِ تہِ دام
سرِ صحنِ چمن صیّاد بھی تُو
کبھی اِک کِرمکِ ناقابلِ ذکر
کبھی اِک دیوِ استبداد بھی تُو
خطوطِ دستِ طفلی بھی ترا فن
کمالِ مانی و بہزاد بھی تُو
بالآخر یہ کھلا محمود مجھ پر
کہ ہے مجموعۂ اضداد بھی تُو

ڈاکٹر محمود الحسن

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل
کے پروگرام

جمعرات یکم-جون ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات-فرسٹ ایڈ
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر ۲۴ حصہ ۲
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب۔
دورۂ قادیان-حصہ دوم
6-00 ملاقات- جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۹۲ء سے
حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا بجنہ
سے خطاب
7-45 نظم (قادیان)
7-58 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

جمعہ ۲-جون ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 جاپان اپ ڈیٹ
4-25 اعلانات
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر ۲۵ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 خطبہ عید (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
6-40 نظم

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

حضرت شیخ ظفر احمد صاحب

شیخ ظفر احمد صاحب کی وفات پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ۲۲- اگست ۱۹۴۱ء کو جمعہ میں فرمایا:-

اس ہفتے جماعت کو ایک نہایت ہی درد پہنچانے اور تکلیف میں مبتلا کرنے والا واقعہ پیش آیا ہے یعنی منشی ظفر احمد صاحب جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ابتدائی رفقاء میں سے ایک تھے۔ وہ اس ہفتے میں فوت ہو گئے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس وقت ڈلہوزی میں تھا جب ان کی نعش یہاں لائی گئی۔ اور ان کے جنازے میں جو ان کی نعش پر پڑھا گیا شامل نہیں ہو سکا۔ مجھے ایسے وقت میں اطلاع ہوئی جبکہ میں کل صبح ہی آ سکتا تھا۔ پہلے تو میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ تار دوں کہ جنازے کو اس وقت تک روک لیا جائے جب تک میں نہ پہنچ جاؤں۔ لیکن گرمی کی وجہ سے اور اس خیال سے کہ کہیں اس عرصہ تک روکنے سے نعش کو نقصان نہ پہنچے میں نے تار دینا مناسب نہ سمجھا۔ اور اس بات کو مقامی لوگوں پر چھوڑ دیا کہ اگر نعش رہ سکتی ہے تو میرا انتظار کریں گے۔ کیونکہ انہیں علم ہے کہ میں آنے والا ہوں۔ اور اگر مناسب نہ ہوا تو انتظار نہیں کریں گے۔ چنانچہ جب میں یہاں پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ پرسوں رات ہی انہیں دفن کیا جا چکا ہے۔

سو میں جمعہ کے بعد اللہ نے چاہا تو ان کا جنازہ پڑھوں گا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کس حد تک یہاں کے لوگوں کو اس جنازے کا علم ہوا اور وہ کس حد تک اس میں شامل ہوئے۔ لیکن بہرحال جو لوگ ان کے جنازہ میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ اب ان کو بھی موقعہ مل جائے گا۔ اور جو لوگ شامل ہو چکے ہیں ان کو دوبارہ دعا کا موقعہ مل جائے گا۔

صاحب ایمان کے لئے دعا اسی کے لئے دعا نہیں ہوتی بلکہ خود اپنے لئے بھی دعا ہوتی ہے۔ بعض لوگ جنازہ کے متعلق یہ خیال کر لیتے ہیں کہ یہ صرف مرنے والے کے لئے دعا ہے۔ اور وہ اس پر احسان کرنے چلے ہیں۔ حالانکہ صاحب ایمان کو خدا تعالیٰ کے لئے اتنی غیرت ہوتی ہے کہ وہ کسی کے احسان کو برداشت نہیں کر سکتا۔ بلکہ مخالف سے مخالف انسان بھی اگر کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جو خدا تعالیٰ کے کسی بندے کے لئے یا اس کے سلسلے کے لئے مفید ہوتی ہے اور وہ اس کی خدمت قرار دی جا سکتی ہے تو صاحب ایمان بھی اپنی غیرت سے اس کا صلہ دئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

مجھے یاد ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دعائیں آپ کے لئے) کی وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ میں ایک دو دفعہ یہ سوال پیش ہوا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کے لئے گذارے کی کیا صورت کی جائے۔ میرے لئے تکلیف دہ امر یہ تھا کہ میں خود صدر انجمن احمدیہ کا ممبر تھا۔ اور مجھے بھی وہاں جانا پڑتا تھا۔ اس وقت اور ممبر بعض اوقات اس رنگ میں بات کرتے تھے کہ جس کو بعد میں سن کر بھی تکلیف ہوتی ہے کجا یہ کہ انسان کے بیٹھے ہوئے کی جائے۔ مگر سوائے اس کے کہ میں سن کر خاموش رہتا۔ میرے لئے اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ ایسی ہی باتیں ہو رہی تھیں جو تکلیف دہ تھیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب (وفات یافتہ) بیٹھے ہوئے تھے۔ مخالفت کے لحاظ سے وہ دوسروں سے پیچھے نہیں تھے۔ گو جہاں تک میرا تجربہ ہے کینہ رکھنے کے لحاظ سے وہ مولوی محمد علی صاحب سے کم تھے۔ اور یوں ان کی ناراضگی غالباً مولوی محمد علی صاحب سے بھی پہلے کی تھی۔ مگر میں نے دیکھا ہے ان پر کبھی ایک دور آتا تھا جو روحانیت کے رنگ کا ہوتا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کی طرح ان کا فلسفیانہ مزاج نہیں تھا۔ وہاں مولوی محمد علی صاحب تھے۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب تھے۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب تھے۔ اور یہ آپس میں اس موضوع پر باتیں کر رہے تھے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کا کتنا گذارا ہونا چاہئے۔ کوئی کہتا کہ اتنا گذارا ہونا چاہئے۔ اور کوئی کہتا کہ اتنا نہیں ہونا چاہئے۔ کوئی اخبار یا کتاب تھی جو خواجہ کمال الدین صاحب اس وقت لے کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان کی توجہ اسی کتاب یا اخبار کی طرف تھی۔ میں حیران تھا کہ خواجہ صاحب کو تو اس بحث میں زیادہ حصہ لینا چاہئے تھا۔ مگر کیا بات ہے وہ خاموش ہیں کوئی بیس منٹ یا نصف گھنٹہ باتیں ہوتی رہیں۔ اور میں اپنے دل میں کڑھتا رہا۔ اتنے میں یکدم خواجہ صاحب نے اپنے منہ کے آگے سے وہ کتاب یا اخبار جو چیز بھی تھی ہٹا دی اور میں نے دیکھا کہ ان کا رنگ اس وقت متغیر تھا۔ پھر وہ سر اٹھا کر ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے یارو کوئی بات بھی ہو۔ اس بات کو تم یاد رکھو جو کچھ آج ہم حضرت مرزا صاحب کے بیوی بچوں سے کریں گے۔ ہماری اولاد سے بھی خدا تعالیٰ وہی سلوک کرے گا۔

میں نے جب ان کا یہ فقرہ سنا تو میرے ذہن میں یہ بات اسی وقت میخ کی طرح گڑ گئی کہ یہ بات خواجہ صاحب کی اولاد کو دنیوی لحاظ سے بچا لے گی۔ چنانچہ ان کی اولاد کے لئے خدا تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر ایسے سامان پیدا فرمائے کہ جنہیں سارا پنجاب غیر معمولی قرار دیتا ہے وہ اس کی قدر کریں تو اور بھی ترقی کر سکتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کا ایسا بدلہ دے دیا ہے کہ اگر ان کا خاندان حس رکھتا ہو تو اس سے بہت بڑی عبرت حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح باقی لوگ بھی جو ان کے ساتھ تعلق رکھ رہے ہیں وہ اس سے عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ اچھی بھی اور بری بھی۔

میں اس وقت منشی ظفر احمد صاحب کی وفات اور ان کے جنازے کا ذکر کر رہا تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کے جنازہ میں کتنے لوگ شامل ہوئے کیونکہ مجھے اس کے متعلق کچھ بتایا نہیں گیا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ وہ لوگ جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ کے ابتدائی ایام میں آپ پر ایمان لائے' آپ سے تعلق پیدا کیا اور ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہوئے اس راہ میں انہوں نے ہزاروں تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کیں ان کی وفات جماعت کے لئے کوئی معمولی صدمہ نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک ایک صاحب ایمان کو اپنی بیوی اپنے بچوں اپنے باپ اپنی ماں اور اپنے بھائیوں کی وفات سے ان لوگوں کی وفات کا بہت زیادہ صدمہ ہونا چاہئے۔ اور یہ امر تو ایسا ہے کہ دل اس کا تصور کر کے اور دردمند ہوتا ہے۔ کیونکہ منشی ظفر احمد صاحب ان آدمیوں میں سے آخری آدمی تھے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ ابتدائی ایام میں اکٹھے رہے۔ اور یہ ایک عجیب بات ہے کہ یہ رتبہ پنجاب کی دو ریاستوں کو ہی حاصل ہوا ہے۔ پٹیالہ میں میاں عبداللہ صاحب سنوری کو خدا تعالیٰ نے یہ رتبہ دیا اور کپورتھلہ میں منشی اروڑے خاں صاحب' عبدالمجید خاں صاحب کے والد منشی محمد خان صاحب' اور منشی ظفر احمد صاحب کو یہ رتبہ ملا۔

یہ چار آدمی تھے جن کے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ دعویٰ ماموریت اور بیعت سے بھی پہلے کے تعلقات تھے۔ ایک منٹ کے لئے بھی دور رہنا برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

پس ایسے لوگوں کی وفات ایک بہت بڑا اور اہم مسئلہ ہوتا ہے اور ان لوگوں کے لئے دعا کرنا ان پر احسان کرنا نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنے اوپر احسان ہوتا ہے۔ کیونکہ جو شخص ان لوگوں کے لئے دعا کرتا ہے خدا اس کا بدلہ دینے کے لئے اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ دعا کرنے والے کے لئے دعا کریں۔ اور یہ بات ظاہر ہی ہے کہ تمہاری دعا سے خدا کے فرشتوں کی دعا زیادہ سنی جائے گی۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ جب کوئی صاحب ایمان (عبادت) میں اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو اس وقت وہ اپنے لئے دعا سے محروم نہیں ہوتا۔ بلکہ اس وقت فرشتے اس کی طرف سے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ سے وہ اپنے بھائی کے لئے مانگتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا اسے فلاں چیز دے وہی دعا فرشتے اس کے لئے مانگتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یا اللہ ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ تو اس دعا کے مانگنے والے کو بھی وہ چیز دے جو یہ اپنے بھائی کے لئے مانگ رہا ہے۔ مثلاً اگر کوئی اپنے ہمسایہ کے لئے دعا کرتا ہے کہ یا اللہ اس کے بچے نیک ہو جائیں تو خدا تعالیٰ کے فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنے بچوں کو بھی تو نیک بنا دے یا وہ کہتا ہے کہ یا اللہ اس کی مالی مشکلات کو دور فرما تو خدا تعالیٰ کے فرشتے کہتے ہیں یا اللہ اس کی مالی مشکلات کو بھی تو دور فرما دے۔ اسی طرح جب وہ کہتا ہے یا اللہ! فلاں کی عزت پر جو حملہ ہو رہا ہے اسے اس سے محفوظ رکھ تو خدا تعالیٰ کے فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ اس کی عزت کو بھی ہر حملہ سے محفوظ رکھ۔ غرض جو دعا وہ دوسرے کے لئے کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے وہی دعا ساتھ ساتھ اس کے لئے بھی کرتے جاتے ہیں۔ یہی حال جنازے کی دعا کا ہے۔ جو مرنے والے کے لئے آخری دعا ہوتی ہے۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فرشتے بہت زیادہ جوش کے ساتھ جنازہ پڑھنے والوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ پس جو کوئی شخص جنازے پر دعائیں مانگتا ہے۔ تو وہ صرف اس کے لئے دعا نہیں کر رہا ہوتا۔ بلکہ وہ ایک سودا کر رہا ہوتا ہے۔ جس میں یہ خود بہت زیادہ فائدے میں رہتا ہے۔ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے وفات پائی اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جنازہ پڑھا تو آپ بہت دیر تک ان کے لئے دعا فرماتے رہے۔ اور جب جنازے سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا آج ہم نے اپنی ساری جماعت کے لوگوں کا جنازہ پڑھا دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس کا بھی یہی مفہوم تھا۔ کہ آپ نے فرشتوں والا کام کیا یعنی جب فرشتے کسی کو اپنے بھائی کے لئے دعا کرتے دیکھتے ہیں تو خود اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دیکھا کہ جماعت کے لوگ خدا تعالیٰ کے ایک نیک بندے کی خاطر اس کے لئے یہ دعا کر رہے ہیں کہ خدا اس کے مدارج کو بلند کرے اسے اپنے قرب میں جگہ دے اور اسے رضا کا مقام عطا کرے تو آپ نے بھی ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگنی شروع کر دی کہ اے خدا تو ان دعا کرنے والوں کے مدارج کو بھی بلند فرما۔ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور انہیں اپنی رضا کی نعمت سے متمتع فرما۔ گویا فرشتوں والا معاملہ آپ نے اپنی جماعت کے تمام افراد سے کیا۔ اور اس طرح سب کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعا سے حصہ مل گیا۔

سچی توبہ ہی اصل توبہ ہے

تم خدا سے صلح کر لو۔ وہ نہایت درجہ کریم ہے ایک دم کے گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے۔ اور یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ اعمال۔ اے خدائے کریم و رحیم! ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے اور تیرے آستانہ پر گرے رہیں۔ (آمین)

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

ایک دوست سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے جو بیٹے امریکہ گئے ہوئے ہیں کیا ان کا خط باقاعدگی سے آتا ہے۔ وہ مسکرائے اور کہنے لگے باقاعدگی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ کہہ لیجئے کہ خط آتا ہی نہیں۔ آپ کو شائد اس بات کا علم نہیں کہ اب خط کلچر ٹیلیفون کلچر میں بدل گیا ہے۔ ابھی کل ہی ان کا فون آیا ہے تقریباً ۱۵ منٹ تک مختلف باتیں ہوتی رہیں۔ اس بات پر وہ بہت خوش تھے کہ ابا جان سے ٹیلیفون پر بات ہو گئی۔ وہ اکثر ٹیلیفون کرتے ہیں۔ میں بعض اوقات اس بات سے گھبرا بھی جاتا ہوں کہ خط لکھیں تو چند روپوؤں کی ٹکٹ لگے گی ٹیلیفون کرتے ہیں تو غالباً سینکڑوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ لیکن کلچر کی بات ہے۔ جب خط کلچر تھا تو لوگ خط لکھا کرتے تھے اب ٹیلیفون کلچر ہے تو ٹیلیفون کئے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں خط لکھنے کا رواج کم سے کم تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ہو سکتا ہے ٹیلیفون کرنے والوں کو ٹیلیفون سے زیادہ راحت نصیب ہو لیکن خط کی بات ہی کیا ہے۔ پڑھیں اور جتنی دفعہ چاہیں پڑھیں۔ رکھ چھوڑیں اور جتنا عرصہ چاہیں رکھ چھوڑیں۔ اور پھر پڑھ لیں۔ لیکن بہرحال اگر یہ عادت کم ہو گئی ہے تو یقیناً اب خط نہیں لکھے جائیں گے۔ یا بہت کم لکھے جائیں گے۔

اس کے بعض نقصانات بھی ہیں۔ لوگ یہ تو چاہتے ہیں کہ ان سے ٹیلیفون پر بات کرلی جائے۔ یا ملاقات ہو جائے تو بات کرلی جائے لیکن یہ کہ وہ خط لکھنے بیٹھ جائیں یہ ان سے نہیں ہوتا۔ مثلاً میرے دفتر میں ایک ماہنامہ کے مدیر صاحب تشریف لائے۔ کہنے لگے ایک نمبر شائع کر رہا ہوں۔ جس شخص کے متعلق یہ نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ بہت معروف اور بزرگ ہستی تھیں۔ اور ان سے ملنے والوں اور تعلق رکھنے والوں کی تعداد بہت بڑی ہے۔ یہ سوچتے ہوئے "کہ اس نمبر میں مجھے کیا مشکل پیش آئے گی۔ میں انہیں جاننے والوں کو خط لکھوں گا اور دوست اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر دیں گے۔ اور انہی خیالات کو مجتمع کر کے میں نمبر شائع کر دوں گا۔ لیکن آپ حیران ہوں گے کہ میں نے ۳۰۰ خط لکھے ہیں اور عرصہ گذر جانے کے باوجود ان میں سے کسی کا جواب نہیں آیا۔ اگرچہ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ میں ان ۳۰۰ افراد کو ٹیلیفون کروں تو وہ مجھے بڑی مفید اور دلچسپ باتیں سنائیں گے۔ یا اگر میں ان سے جا کر ملوں اور روبرو ان سے پوچھوں کہ اس معروف اور بزرگ شخصیت کے متعلق آپ کے کیا تاثرات ہیں تو وہ یقیناً بہت کچھ کہیں گے۔ لیکن خط لکھنے کی نوبت نہیں آتی۔

میں نے ان مدیر صاحب سے کہا کہ میں نے بھی ایک دفعہ اعلان کیا تھا بلکہ یہ اعلان دو تین دفعہ روزنامہ الفضل میں کیا تھا کہ میں حضرت مولانا ابو البشارت عبدالغفور صاحب کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ چونکہ وہ سارے ہندوستان میں گھومے پھرے تھے۔ جماعت کی تربیت کا کام کیا تھا۔ عام جلسوں پر بھی اور جلسہ سالانہ پر بھی ان کے جاننے والوں کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ اور ایک بہت معروف اور مشہور مربی سلسلہ ہونے کی وجہ سے لوگ ان کے گرویدہ بھی تھے۔ میرے اس اعلان کے باوجود مجھے صرف ایک خط ملا۔ اور ایک خط سے میں ان کی ساری سیرت تیار نہیں کر سکتا تھا۔ اسی طرح میں نے ایک دفعہ اعلان کیا کہ مکرم ڈاکٹر پروفیسر نصیر احمد خان جو ایک بہت بلند پایہ استاد تھے۔ تعلیم الاسلام کالج میں سائنس پڑھاتے تھے اور سائنس پڑھانے کے علاوہ بطور شاعر بھی خاصے معروف تھے۔ ان کی ایک کتاب رود چناب چھپ چکی ہے اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ ان کی اور بھی نظمیں اور غزلیں قابل اشاعت ہوں گی جنہیں کتابی صورت میں شائع کیا جا سکتا ہے۔ میں ان کے متعلق بعض مضامین تیار کرنا چاہتا تھا۔ اور ان کے شاگردوں اور دوستوں کو مخاطب کر کے میں نے یہ چاہا کہ وہ اپنے تاثرات لکھیں لیکن آپ حیران ہوں گے کہ اس سلسلہ میں بھی مجھے کوئی خطوط نہیں ملے۔ بات یہ نہیں ہے کہ لوگ ان کے متعلق بات نہیں کرنا چاہتے۔ بات صرف یہ ہے کہ خط کلچر بدل کے ٹیلیفون کلچر ہو گیا ہے۔ آج کسی کو بھی ٹیلیفون کر کے ڈاکٹر پروفیسر نصیر خان صاحب کے متعلق باتیں پوچھنی چاہیں تو شائد باتیں بنانے والا گھنٹوں ٹیلیفون پر باتیں کرتا رہے گا۔ لیکن اور یہ لیکن کسی حد تک پسندیدہ نہیں ہے لکھنے سے دوست گریز کرتے ہیں۔ چنانچہ میں ان کے متعلق بھی کچھ نہ لکھ سکا۔

یہ باتیں اس بات کی غمازی تو کرتی ہیں کہ حالات بدل گئے ہیں طبائع بدل گئی ہیں لیکن اس بات کا جواب مہیا نہیں کرتیں کہ خطوں کی ضرورت تو اب بھی باقی ہے۔ لکھی ہوئی بات قائم رہتی ہے۔ آپ جب تک چاہیں وہ بات آپ کے سامنے رہے گی آپ اسے بار بار پڑھیں۔ بار بار اس کا لطف اٹھائیں۔ اور جہاں چاہیں اور جس طرح چاہیں اسے استعمال کرلیں۔ پس یہ ضرورت قائم ہے اور قائم رہے گی۔ اور اسی ضرورت کے پیش نظر یہ کالم لکھا گیا ہے۔ کہ دوست خط لکھنے کی عادت ڈالیں۔ اپنے خیالات کا اظہار اگر مفصل مضامین میں نہ کر سکیں۔ تو خط تو لکھیں۔ آخر کبھی خط لکھے ہی جاتے تھے۔ اور ازمنہ ماضی کے کئی لوگ اپنے خطوں ہی سے معروف ہیں۔ ان کے خطوں میں پیش کردہ خیالات اور ان کی تحریر کا اسلوب آج بھی سراہا جا رہا ہے۔ اگر انہوں نے ٹیلیفون پر باتیں کی ہوتیں اگرچہ مجھے معلوم ہے کہ اس وقت ٹیلیفون موجود ہی نہیں تھا۔ وہ اپنے خیالات کو کس طرح زندہ رکھتے۔ اپنے اسلوب تحریر کو کس طرح لوگوں کے سامنے پیش کرتے۔ پس ہماری خواہش ہے کہ خط کلچر واپس آنا چاہئے۔ خط لکھنے چاہئیں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہئے۔ کیونکہ خیالات کا اظہار ہی انسان کی شخصیت کو اجاگر کرتا ہے۔ آپ میرا یہ کالم پڑھ کر اگر آپ (مجھے) مدیر الفضل کو خط لکھیں تو مجھے اس بات سے بڑی راحت ملے گی کہ میری بات سنی اور پڑھی گئی۔ اور میری خواہش کے مطابق خط بھی لکھا گیا۔

تعارف

اکبر حمیدی کی دو کتابیں قد آدم اور وزیر آغا کے خطوط اکبر حمیدی کے نام۔

اکبر حمیدی جو اپنے متعلق کہتے ہیں کہ:-

نہ چلے گی ہواؤں کی سازش
چار جانب سے آرہا ہوں میں

واقعی چار جانب سے آرہے ہیں۔ نوجوان نہ سہی لیکن معمر بھی نہیں ہیں اور ابھی تک ان کی جو کتابیں شائع ہو چکی ہیں ان میں "لہو کی آگ" "آشوب صدا" "تلوار اس کے ہاتھ" "شہر بدر" شاعری کی کتابیں ہیں۔ "جزیرے کا سفر" "تتلی کے تعاقب میں" انشائیے ہیں۔ "ایک ریڈیو کالم" اور ایک "مضامین غیب" تنقیدی مضامین۔ اور "The Day Shall Dawn" اردو غزلوں کے انگریزی تراجم شامل ہیں۔ وزیر آغا کے نام خطوط ان کے علاوہ ہے۔ گویا کہ اس طرح اب تک وہ دس کتابیں شائع کر چکے ہیں اور اتنی جلدی جلدی شائع کرنے والے شاعر یا مصنف کے پاس یقیناً بعض مسودے ایسے بھی ہوں گے۔ جو طباعت پذیر ہو رہے ہیں۔ اور عنقریب منصہ شہود پر آجائیں گے۔ "قد آدم" خاکے ہیں اور ان کے متعلق رام لعل کہتے ہیں "اکبری حمیدی نے "بے بے جی" کے عنوان سے ایک بزرگ خاتون کی شخصیت اور ان کے دبدبہ اور عروج و زوال پر جو خاکہ سپرد قلم فرمایا ہے وہ متاثر کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے "بے بے جی" اپنے ہی خاندان کی کوئی فرد تھیں۔ جو کچھ تو نئی نسل کے نظرانداز کئے جانے پر اور کچھ عذاب الٰہی کی وجہ سے ایک شاندار عمارت کی طرح ایک خاص مدت تک اپنی شان و شکوہ دکھا کر رفتہ رفتہ منہدم ہو گئیں۔ اسی کتاب کے متعلق پروفیسر غلام الثقلین نقوی کہتے ہیں:-

ان دنوں اکبر حمیدی بھی بہت اچھے خاکے لکھ رہے ہیں۔ "اباجی" ایک نہایت اثر انگیز خاکہ ہے۔ اپنے والد محترم کا خاکہ لکھنا بہت مشکل ہے۔ بعض اوقات جوش محبت میں آدمی مبالغہ و غلو کی حد تک جا پہنچتا ہے۔ اکبر حمیدی بڑی کامیابی سے اس سے دامن بچا گئے۔

وہ اپنے متعلق خود تعارف میں کہتے ہیں اور اس تعارف کا عنوان بھی انہوں نے میرے خاکے رکھا ہے۔ "خاکہ لکھنا خاک اڑانا نہیں۔ نہ خاک ڈالنا ہے۔ نہ ہی خاک میں ملانا ہے۔ بلکہ خاکہ لکھنا تو خاک سے اٹھانے کا نام ہے۔ کسی کو نمایاں کرنے کا نام ہے۔ اسے درست خد و خال کے ساتھ پیش کرنے کا نام ہے۔ کسی ایسی چیز کو جھاڑ پونچھ کر پیش کرنے کا نام خاکہ ہے۔ جس کے نقوش کو گرد و غبار نے دھندلا رکھا ہے۔ یا پھر کسی کو اس دھند سے باہر لانے کا نام خاکہ ہے۔ جو اس کے چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے۔ یہ غبار کسی بھی طرح کا ہو سکتا ہے۔ اور یہ دھند کسی طرح کی ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر وزیر آغا جنہیں اکبر حمیدی کا دوست ہونے کے علاوہ سرپرستی کرنے کا بھی اعزاز حاصل ہے لکھتے ہیں:-

ادھر کچھ عرصے سے وہ ایک نئے انداز کی خاکہ نگاری بھی کرنے لگا ہے۔ اس کے بعض خاکے تو اتنے اچھے ہیں کہ اردو خاکوں کے کڑے سے کڑے انتخاب میں بھی ایک ممتاز جگہ پائیں۔

اسی طرح اسلم سراج الدین نے اکبر حمیدی کے خاکوں کے متعلق کہا ہے:-

آج کے ادبی منظرنامے پر اکبر حمیدی بلاشبہ ایک بڑا نام ہے۔ "لہو کی آگ" سے "شہر بدر" تک انہوں نے شعری ارتقا کی ایک قابل رشک مثال قائم کی ہے۔ اس درمیان انہوں نے نثر نگاری کی جانب توجہ کی اور صنف انشائیہ کو وقار اور قاری عطا کئے۔

اور اب خاکہ نگاری میں ایک سنگِ میل ان کی کتاب "قد آدم" ہمارے سامنے ہے۔ جسے پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے جیسے ہم کرداروں کے پیچھے چلتے چلتے ماضی اور حال کے زندہ جاوید کرداروں کے بولتے نقوش کی ایک گیلری میں پہنچ گئے ہوں۔ اس کتاب کی اشاعت سے ایک بڑے شاعر، ایک بڑے انشائیہ نگار۔ اکبر حمیدی۔ بڑے خاکہ نگاروں کی صف میں شامل ہو گئے ہیں۔

جی تو چاہتا ہے کہ مختلف خاکوں کے بعض ٹکڑے آپ کی خدمت میں پیش کئے جائیں لیکن یہ تعارف ضرورت سے زیادہ لمبا ہو جائے گا اور شائد جب آپ اس کتاب کو پڑھیں تو تعارف میں دئے گئے حوالوں کو دوبارہ پڑھتے ہوئے یہ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوال سے اجتناب

سعدیؒ نے کہا۔
ایک درویش کے متعلق میرے سننے میں آیا ہے کہ وہ فاقہ کشی کی زندگی گزارا کرتا تھا۔ اور اپنے لباس میں پیوند پر پیوند لگایا کرتا تھا۔ اس حالت میں اپنے دل کی تسکین کے لئے وہ کہا کرتا کہ

خشک روٹی اور پھٹے پرانے کپڑے پر اعتماد کئے بیٹھے ہیں۔ کیونکہ مخلوق کا احسان اٹھانے سے خود محنت کرلینا زیادہ بہتر ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے اس کو کہا کہ تو اس طرح کیوں بیٹھا ہے کہ اسی شہر میں فلاں شخص بہت بڑا سخی اور درویشوں پر انعام واکرام کرنے والا موجود ہے۔ اگر تو اس کو اپنی اس فاقہ کشی کی حالت سے آگاہ کردے تو وہ ضرور تیری دلداری اور حاجت براری کرے گا۔ درویش نے جواب دیا۔ بس۔ چپ رہو۔ کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے تو موت بہتر ہے۔ لباس میں پیوند لگا کر گزارہ کرلینا اور گوشہ میں بیٹھے رہنا اس سے بہتر ہے کہ انسان لباس مانگنے کے لئے امراء کو خطوط لکھتا رہے۔

سچ تو یہ ہے کہ یہ بات عذاب دوزخ کے برابر ہی ہے کہ انسان اپنے ہمسایہ کی مدد سے جنت میں داخل ہو۔

میانہ روی ایک دفعہ میں جوانی کے گھمنڈ میں بہت زیادہ دوڑتا پھرا۔ اور شام کے وقت تھکان سے چور ہو کر ایک ٹیلہ کے پاس بیٹھ گیا۔ اتنے میں اتفاق سے ایک معمر شخص وہاں سے گزرا۔ کہنے لگا کہ تو یہاں کیوں بیٹھا ہے۔ یہ سونے کی جگہ تو نہیں ہے۔ میں نے جواب دیا کہ چلوں کس طرح۔ میں تو چلنے کے اب قابل ہی نہیں ہوں۔

اس نے کہا کہ تجھے معلوم نہیں کہ عقلمندوں نے کیا کہا ہے کہ درمیانہ رفتار سے چلنا اور کبھی کبھی ستا بھی لینا وہ اس سے بہتر ہے کہ انسان پہلے تو بہت تیز دوڑے اور پھر ہمت توڑ کر بیٹھ جائے۔

اے منزل مقصود تک پہنچنے کے شائق بہت تیز نہ دوڑ میری نصیحت کو پلے باندھ لو اور ہمیشہ اس پر عمل کرو۔

عربی گھوڑا تیز رفتاری سے چند میل تک ہی دوڑ سکتا ہے۔ لیکن ایک اونٹ آہستہ رفتار سے رات دن سفر کرسکتا ہے۔

نیک سفارش چند نیک فطرت لوگ میرے پاس رہا کرتے تھے۔ اور ایک امیر شخص نے عقیدت کے طور ان کا وظیفہ جاری کر رکھا تھا۔ ایک دفعہ ان میں سے ایک شخص سے کوئی نامناسب حرکت سرزد ہوئی جو درویش کی شان کے شایاں نہ تھی۔ اس کو دیکھ کر وہ امیر بددل ہو گیا اور وظیفہ بند کر دیا۔

میرا دل چاہتا تھا کہ کسی طرح سے ان کا وظیفہ دوبارہ جاری ہو جائے۔ چنانچہ میں اس امیر کے گھر پر گیا۔

دربان نے اندر جانے کی اجازت نہ دی بلکہ مجھ پر کچھ سختی بھی کی۔ لیکن میرے نزدیک وہ مجھے روکنے میں معذور تھا کیونکہ داناؤں کا قول ہے کہ بادشاہ یا وزیر کے دروازے پر کسی وسیلہ کے بغیر نہیں جانا چاہئے۔ ورنہ دربان اور دروازے کے کتے نے اگر کسی اجنبی کو دیکھ لیا تو ایک اس کا گریبان پکڑے لے گا اور دوسرا اس کا دامن۔

اسی دوران میں امیر کے ایک خاص دوست کو میرے آنے کی اطلاع ہو گئی۔ وہ بڑے احترام سے مجھے اندر لے گیا۔ اور ایک بلند مقام پر مجھے بیٹھنے کے لئے کہا۔ لیکن میں کسر نفسی کے طور پر ایک پست جگہ پر ہی بیٹھ گیا۔ اور میں نے کہا کہ میں ایک معمولی آدمی ہوں مجھے یہی اجازت دیجئے کہ میں غلاموں کی قطار میں ہی بیٹھ جاؤں۔

یہ سن کر وہ کہنے لگا۔ نہیں، نہیں، یہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ اگر آپ ہمارے سر و چشم پر بھی بیٹھیں تو ہمارے لئے باعث فخر ہو گا الغرض میں اس کی طرف سے معین کردہ جگہ پر بیٹھ گیا اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد اپنے دوستوں کا قصہ چھیڑا۔ اور اس سے میں نے کہا کہ نہ معلوم ہمارے محسن آقا نے کیا خطا دیکھی کہ اس کا غلام اس کی نگاہ میں حقیر ہو گیا۔ خدا تعالیٰ سے بڑھ کر کون بزرگ اور حاکم ہو سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ انسان کے قصور پر قصور دیکھتا اور رزق دیتا چلا جاتا ہے۔

اس امیر کو میری یہ بات بہت پسند آئی اور حکم دیا کہ درویشوں کا وظیفہ پھر سے جاری کیا جائے۔ اور جتنے عرصہ کا وظیفہ ان کو نہیں دیا گیا، وہ بھی ادا کیا جائے۔

میں نے یہ سن کر اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور آداب بجالایا۔ اور اس جسارت کی معذرت کی اور باہر نکلتے وقت میں نے یہ کہا کہ کیونکہ کعبہ قبلہ حاجات ہے اس لئے لوگ دور دور از ممالک سے اس کے دیدار کے لئے میلوں سفر طے کر کے چلے آتے ہیں۔ تجھے ہمارے جیسے لوگوں کی باتیں برداشت کرنی ہی پڑیں گی۔ کیونکہ بغیر پھل کے درخت پر تو کوئی بھی پتھر نہیں چلایا کرتا۔

ثمرہ اطاعت عرب کے ایک بادشاہ کے متعلق میرے سننے میں آیا ہے کہ وہ اپنے اراکین سلطنت سے کہہ رہا تھا کہ فلاں شخص کی تنخواہ دگنی کر دو کیونکہ یہ ہر وقت ہمارے پاس رہتا ہے۔ اور ہمارا فرماں بردار ہے۔ جبکہ دوسرے ملازم ہماری خدمت براری میں بہت سست ہیں۔ اور لہو ولعب میں مشغول رہتے ہیں

ایک نیک دل شخص نے جب بادشاہ کا یہ فرمان سنا تو اس پر رقت طاری ہو گئی۔ اور کہنے لگا کہ اسی طرح خدا تعالیٰ کے دربار میں بھی لوگوں کے مراتب ان کی اطاعت کے درجہ کے مطابق ہی ہوں گے۔

سرداری فرماں برداری سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ فرماں برداری نہ کرنا محرومی کا باعث ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

خیال آئے کہ اگر تعارف میں یہ شامل نہ کئے جاتے تو ہم انہیں پہلی دفعہ پڑھنے کا مزا اٹھاتے۔ بہرحال خاکوں کی تفصیل اس طرح ہے۔ حصہ اول میں "میاں جی" - "ماں جی" "ابا جی" "بے بے جی" "سونے کا بنا ہوا آدمی" "بھائی لیاقت احمد" اور "پاگل"۔ حصہ دوئم میں "آزاد مرد" "اردو ادب کا رتھ بان" "محمد نقوش" "ادب کا مرد آہن" - "دیو جانس کلبی" "پروفیسر بے نظیر صدیقی" "بے وردی سپاہی" "ڈھونڈو گے ہمیں ملکوں ملکوں" "خود نمو پھول" - "مت سہل ہمیں جانو" "علامتی افسانے کا اکبر اعظم" "قاضی" - "زمزم گفتگو" "باغی شہزادہ" اور وہ کہتے ہیں

یہ دنیا ہے مگر جیسے سرائے داستاں گویاں
جو آتا ہے یہاں اپنی کہانی چھوڑے جاتا ہے

اس میں کیا شک ہے کہ اکبر حمیدی اپنے ادب کی ایک ایسی کہانی لکھ رہے ہیں جو ایک لمبے عرصے تک پڑھی جائے گی اور داد وصول کرے گی۔

ان کی دوسری کتاب "وزیر آغا کے خطوط اکبر حمیدی کے نام"۔ خطوط اکثر مختصر ہیں اور اور چند سطری۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو ایک ڈیڑھ صفحے پر چھائے ہوئے ہیں۔ ذاتیات اور انشائیوں، خاکوں، اور شعروں کی داد سے مملو ہیں۔ اس کتاب کے ٹائٹل پر ڈاکٹر پرویز پروازی نے لکھا ہے۔

"ابنائے جنس سے رابطہ رکھنا انسان کی جبلت ہے۔ رابطے کی مختلف صورتوں میں سے خط نویسی زیادہ معتبر اور مستند سمجھی گئی ہے۔ یہی خط نویسی ذاتی سطح پر رہے تو ذات کی، ادبی سطح پر آجائے تو اجتماعی شعور کی آئینہ دار بن جاتی ہے۔ اور خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو کے پس پردہ بھی بے پناہ مطالب و معانی پوشیدہ نظر آنے لگتے ہیں۔

وزیر آغا کے خطوط ۲۰ویں صدی کی آخری دو دہائیوں کے اجتماعی شعور کا آئینہ ہیں۔ ان کے خطوط کا انداز حد درجہ بے تکلف ہے مگر انتہائی درجے کی سنجیدگی کا مظہر بھی ہے۔

اکبر حمیدی نے پندرہ برس تک جو خزف ریزے ایک ایک کر کے جمع کئے ہیں۔ اب وہ انہیں معاشرے کی جھولی میں ڈال رہے ہیں مجھے توقع ہے ان خطوط کو پڑھنے والا یہی محسوس کرے گا کہ ہر خط کا مخاطب وہی ہے۔"

ہو سکتا ہے ڈاکٹر پرویز پروازی نے یہی محسوس کیا ہو لیکن جب ہم خط میں صرف یہ پڑھتے ہیں کہ آپ کا انشائیہ ملا۔ اور انشائیہ نقاد کی حمایت میں پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آخر اس پر بھی کسی نے نظر کرم کی۔ ویسے میرا خیال ہے (یہ غلط بھی ہو سکتا ہے) کہ اس بار کے اداریئے نے آپ کی اس سوچ کو متحرک کیا ہے۔ ہے نا یہ بات۔ تو سوائے اکبر حمیدی کے اور کون سوچے گا کہ یہ خط شائد میرے ہی نام ہو۔ بہرحال بات کہنے کا طریق ہے اور پروازی صاحب نے ان خطوں کی خوب صورتی کو سامنے رکھتے ہوئے بہت حسین انداز میں یہ کہا ہے۔ کہ مجھے توقع ہے کہ ان خطوط کو پڑھنے والا یہی محسوس کرے گا کہ ہر خط کا مخاطب وہی ہے۔

"النصیر"

میسی چیوسٹس یو۔ ایس۔ اے سے النصیر احمدیہ نیوز لیٹر جلد ۶ شمارہ ۸ ۔ جو اپریل ۱۹۹۵ء کا پرچہ ہے ملا ہے۔ اس میں اعلانات کے سلسلے میں خدام کی تربیتی کلاس کا ذکر ہے اور کہا گیا ہے کہ دوسری تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ میامی مارچ کی ۲۶ تاریخ کو بروز اتوار بیت النصیر میں منعقد کی گئی۔۔ بعض خدام اور اطفال اس سے ایک روز پہلے شام کے وقت بیت میں پہنچ گئے اور باقی اگلی صبح تشریف لائے۔ اس پروگرام کا آغاز فجر سے پہلے کی عبادت کے ساتھ ہوا۔ جس کے بعد فجر اور پھر کلام الٰہی کے متعلق باتیں ہوئیں۔ صبح کی سیر کا انتظام کیا گیا۔ اور کھیلوں اور تعلیم کے مقابلے بھی منعقد کروائے گئے۔ مسٹر عبد الباسط جو میامی جماعت کے صدر ہیں اور مسٹر عزیز اللہ معین الدین جو نائب صدر ہیں انہوں نے ججی کے فرائض ادا کئے۔ نتائج کے مطابق اطفال کی دوڑ کے مقابلے میں اسد حافظ اول آئے ان کو انعام ملا اور فٹ بال اطفال میں لبید احمد کو۔ ٹیبل ٹینس کا انعام مظفر چوہدری کو ملا۔ والی بال کی ٹیم میں عزیز اللہ، معین الدین، اسد حافظ، مظفر اقبال، راجہ آفاق، شعیب معین الدین شامل تھے۔ جہاں تک علمی مقابلوں کا تعلق ہے اطفال کے تقریری مقابلے میں لبید احمد کو انعام ملا۔ اور خدام الاحمدیہ کے تقریری مقابلے میں راجہ آفاق پہلے نمبر پر آئے۔ جنرل نالج کے سلسلے میں خادم منور احمد نے انعام حاصل کیا۔ اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ نے وقار عمل بھی کیا۔ مسٹر

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصرات

مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں نے کہا ہے کہ حکومت کا یہ کہنا کہ وہ چرار شریف کی درگاہ کو دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے تیار ہے۔ کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔ میرواعظ عمر فاروق نے کہا کہ نئی دہلی کی یہ پیش کش کہ پندرھویں صدی کی درگاہ کو وہ دوبارہ بنانے کے لئے تیار ہیں۔ بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے زخموں پر نمک پاشی کی جائے۔ ہم حکومت ہندوستان سے اس سلسلے میں کوئی روپیہ لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی حکومت نے یہ پیش کش کی تھی کہ اس درگاہ شریف کا جو لکڑی کا حصہ آگ کی وجہ سے ضائع ہو گیا ہے وہ دوبارہ بنا دیں گے۔ لیکن مسلمانوں نے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا۔ میرواعظ عمر فاروق نے کہا ہے کہ ہم مسلمان مل جل کر وہ ساری رقم اکٹھی کریں گے جس سے چرار شریف کو دوبارہ تعمیر کیا جائے گا۔ عبدالغنی ایک معروف کشمیری لیڈر ہیں انہوں نے ہندوستان کی پیش کش کو شرمناک کہا ہے۔ عباس انصاری نے کہا ہے کہ اگر نئی دہلی کی حکومت مسلمان اقلیت سے کچھ کرنا چاہتی ہے تو اسے سب سے پہلے سولہویں صدی کی بابری مسجد کو تعمیر کرنا چاہئے۔ یہ مسجد ۱۹۹۲ء کے دسمبر میں ایودھیا میں گرائی گئی تھی۔

بتایا گیا ہے کہ گزشتہ روز پاکستانی فوج کے سربراہوں نے جی ایچ کیو راولپنڈی میں ایک میٹنگ کے دوران علاقائی حفاظت کو نئے خطرے جو اب در پیش نظر آتے ہیں ان کے متعلق غور کیا۔ ان خطرات کا زیادہ تر تعلق شیخ نورالدین ولی کی درگاہ کی تباہی سے ہے۔ چیف آف آرمی سٹاف کو حالات سے پوری طرح آگاہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ اس وقت پوزیشن کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس میٹنگ کے اختتام پر یہ بات کہی گئی کہ اس علاقے میں جو کشمکش پائی جاتی ہے وہ اس حادثے کی بنا پر اور زیادہ ہو جائے گی۔

یہ بھی کہا گیا کہ پاکستان کی فوج ان خطرات کے سلسلے میں کوئی پہل نہیں کرے گی۔ اور جس بیان کے سلسلے میں یہ میٹنگ ہوئی تھی یعنی ہندوستانی وزیر راجیش پائلٹ کے بیان کے سلسلہ میں اسے فوج نظرانداز کرے گی۔ لیکن منتخب حکومت اس کا نوٹس لے گی۔ کہا جاتا ہے کہ راجیش نے جو انتباہ کیا ہے وہ ہندوستان کی اندرونی سیاست سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پاکستانی فوج پوری طرح حالات سے آگاہ ہونے کے باعث اپنے آپ کو مکمل تیاری میں رکھ رہی ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو ملک کا کامیاب دفاع کیا جا سکے۔

عمان میں امریکہ کے سفیر ویزلے ایگان نے گزشتہ جمعہ کے روز کہا ہے کہ ان کا ملک عراق سے یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ ان دو امریکیوں کو فوری طور پر رہا کر دے جنہیں اس نے ۸ سال قید کی سزا دی ہے۔ سزا کی وجہ ان کا غیر قانونی طور پر عراق میں داخلہ ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ دونوں قیدی جسمانی اور ذہنی طور پر خاصے کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کا قصور یہ ہے کہ یہ غیر قانونی طور پر عراق میں داخل ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم راستہ بھول کر عراق کی حدود کے اندر چلے گئے تھے۔ امریکہ کی حکومت نے اس بات کو پوری طرح واضح کر دینے کی کوشش کی ہے کہ ان دونوں قیدیوں کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو اس کے نتائج عراق کو بھگتنے پڑیں گے۔

مقبوضہ کشمیر میں چرار شریف کو آگ لگنے اور اس کے بہت سے حصے ملبہ بن جانے کے بعد ہندوستان کے وزیر اعظم پی۔ وی نرسیمہا راؤ سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ اس حادثے کی ذمہ داری قبول کریں اور اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیں۔ ارجن سنگھ جو گزشتہ دنوں ان سے الگ ہو گئے تھے نے کہا ہے کہ احتساب جمہوریت کے قیام اور استحکام کے لئے نہایت ضروری ہے اگر اس موقعہ پر نرسیمہا راؤ استعفیٰ نہ دیں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ جمہوریت کے حق میں نہیں ہیں۔ انہوں نے نرسیمہا راؤ پر یہ بھی الزام لگایا کہ وہ مسائل کو پوری طرح حل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ وقت میں لوگ ان سے پرے ہٹ رہے ہیں اور یہ بات ملک کے مفاد میں نہیں ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی بھی یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ نرسیمہا راؤ کو چرار شریف کے حادثے کے نتیجہ میں اپنا عہدہ چھوڑ دینا چاہئے۔ جیسا کہ پہلے بھی بتایا گیا ہے۔ ان کی اپنی پارٹی کے لوگ بھی ان پر زور ڈال رہے ہیں کہ اگر وزارت عظمیٰ کا عہدہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو کم از کم پارٹی کی صدارت سے الگ ہو جائیں تاکہ انہیں اس قسم کے حادثات کا ذمہ نہ اٹھانا پڑے۔

روس کے متعلق بار بار یہ خبریں ملتی ہیں کہ اس نے چیچنیا کے لوگوں کے خلاف ایک اور بھرپور حملہ کیا ہے۔ بھرپور حملہ کے الفاظ ہی بتاتے ہیں کہ چیچنین باوجود بہت بڑی بربادی کے ابھی تک ایک قوت کے طور پر سامنے آ رہے ہیں۔ انہوں نے جن علاقوں کو کھو دیا ہے۔ ان کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی جانیں لڑا دیں گے لیکن ان علاقوں کو واپس لیں گے۔ خاص طور پر ان کا دارالحکومت گروزنی۔ جہاں لوگوں نے دست بدست لڑائی بھی لڑی تھی۔ لیکن انہیں وہاں سے نکل جانے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ پہاڑی علاقوں سے بھی گوریلا جنگ جاری رکھتے ہوئے چیچنیا کے لوگوں کا خیال ہے کہ ہم اس جنگ کو سالہا سال تک جاری رکھ سکتے ہیں اور ایک دن ضرور ایسا آئے گا جب ہم روس سے اپنے علاقے واپس لے لیں گے اور اپنی آزادی کے اعلان کو جاری رکھیں گے روس نے کئی دفعہ وقفہ ڈال کر چیچنیا پر حملے کئے ہیں۔

عالمی برادری روس کے اس رویہ سے نالاں ہے اور اقوام متحدہ بھی بار بار روس سے کہہ چکی ہے کہ اگر یہ جنگ بند نہ ہوئی اور چیچنیا کے لوگوں کا قتل عام ختم نہ ہوا تو روس کے ساتھ سختی سے نبٹا جائے گا۔ اس پر پابندیاں لگانے پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔

گزشتہ بدھ کے روز ہندوستان کی سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ سارے ملک میں ہر مذہب کے پیروکاروں کے لئے ایک ہی جیسے شہری قوانین ہونے چاہئیں۔ بھارتی جنتا پارٹی ایسے قوانین منظور کروانے کے لئے ایک عرصہ سے مہم چلا رہی تھی۔ ان قوانین میں خاص طور پر شادی طلاق اور وراثت کے قوانین ہوں گے۔ سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ مظلوموں کی دادرسی اور ملک کی یکجہتی کے لئے ایسا کرنا نہایت ضروری ہے۔

مسلمانوں نے اس پر شدید احتجاج کیا ہے اور جامع مسجد کے امام عبداللہ بخاری نے کہا ہے کہ ہم سپریم کورٹ کے اس حکم کو ماننے کے لئے تیار نہیں مسلمان صرف ان احکام کو مانتے ہیں جو قرآن مجید میں درج ہیں۔ اس لئے شادی، طلاق اور وراثت کے معاملات مسلمان قرآن کریم ہی کے مطابق حل کیا کریں گے۔ ہندوستان کی ۸۰ فیصد آبادی ہندو ہے اور باقی مسلمان بدھ سکھ اور جین وغیرہ۔ بدھ سکھ اور جین صرف تین فیصد آبادی رکھتے ہیں سب سے بڑی اقلیت مسلمانوں کی ہے اور ان کا کہنا ہے کہ ہم جو کہ بارہ کروڑ ہیں کسی صورت میں بھی سپریم کورٹ کے ایسے احکامات کو جو ہمارے مذہب سے متضاد ہوں ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کے مسلمان لیڈر تو چاہتے ہیں کہ چرار شریف کی بے حرمتی اور اس کے کچھ حصے جل جانے کے بعد مسلم دنیا کو ہندوستان سے تعلق قطع کر لینا چاہئے۔ وہاں پر ہندوستان کی حکومت کے خلاف مظاہرے کئے جا رہے ہیں اور جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے چرار شریف کو دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے ہندوستان کی تجویز کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ لیکن ہندوستان کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ چرار شریف کی وجہ سے ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات مزید خراب نہیں ہونے چاہئیں۔ ہمیں آپس میں گفت و شنید کے ذریعے اپنے مسائل کو حل کر لینا چاہئے۔ ہم چاہتے ہیں کہ امن و امان میں گفت و شنید ہو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت ہندوستان کی فوج نے نہیں بلکہ کرائے کے مجاہدین نے یہ آگ لگائی ہے تاکہ تعلقات اور بگڑ جائیں ہندوستان کی حکومت نے یہ نظریہ پیش کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ پاکستان یونہی اس سلسلے میں واویلا کر رہا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہم کسی وقت بھی آپس میں گفت و شنید کے لئے تیار ہیں۔ یہ بات انہوں نے ایک رسالہ انڈیا ٹو۔ ڈے۔ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں نے اکتوبر ۱۹۹۳ء میں ہی کہا تھا کہ ہمیں گفت و شنید کرنی چاہئے۔ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ چرار شریف میں آگ کا لگنا ہمارے امن کی کوششوں پر بری طرح اثر انداز ہوا ہے۔

وفاقی حکومت کی کیبینٹ نے گزشتہ اتوار کی شب ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا کہ ۱۹۔ مئی کو چرار شریف کے حادثے کی وجہ سے یوم سیاہ منایا جائے۔ اس میٹنگ کی صدارت وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کی اور چاروں صوبوں کے گورنروں اور وزرائے اعلیٰ بھی اس میں موجود تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ میٹنگ دو گھنٹے سے زیادہ دیر تک جاری رہی۔ اس کا مقصد ہی یہ تھا کہ حضرت نورالدین کے مزار کے گرائے جانے کے نتیجہ میں کیا ایکشن لیا جانا چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی ایک مسجد بھی منہدم کر دی گئی ہے۔

جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ کشمیریوں کا قتل عام بھی جاری ہے اور گزشتہ دنوں ایک ہزار کے قریب مکانات بھی جلائے گئے ہیں جس سے کشمیری گھرانوں کو خاصی مشکلات کا سامنا ہوا ہے۔ محترمہ وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستان پاکستان کو جنگ کے سلسلے میں اس لئے ملوث کرنا چاہتا ہے کہ عالمی برادری کی توجہ کو مقبوضہ کشمیر کے حالات سے ناواقف رکھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستان بہت سوچ سمجھ کر یہ شعوری کوشش کر رہا ہے کہ جنگ کا آغاز نہ ہو۔ کیونکہ اگر اس موقعہ پر جنگ ہوئی تو سارے علاقے میں تباہی پھیل جائے گی۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے میٹنگ میں شرکت کرنے والوں کی توجہ اس بات کی طرف بھی دلائی کہ دہشت گردی کی طرف سے توجہ ہٹانے کے لئے پہلے ہندوستان نے بابری مسجد ایودھیا میں گرائی۔ پھر حضرت بل کے مزار پر بھی ایسا ہی کیا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول کریم ﷺ کی بعض متبرک اشیاء رکھی گئی ہیں۔ اور اب انہوں نے حضرت نورالدین کے مزار کی چرار شریف میں بے حرمتی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ کشمیریوں کا مورال گرایا جائے۔ خاص لمبی بحث کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ ۱۹۔ مئی کو یوم سیاہ منانے کے لئے تمام پاکستانیوں کو اپیل کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز ثمر احمد ابن قمر احمد عامر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کئی روز سے بیمار ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم قاضی شریف احمد صاحب آف ملتان گذشتہ کئی ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں آج کل کئی عوارض کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ سے نوازے۔

○ مکرم عبد الرحمٰن عزیز صاحب رجانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بعارضہ رعشہ بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم محمود احمد صاحب بھٹی حال ٹورانٹو کینیڈا ابن محترم نواب دین صاحب بھٹی صدر جماعت احمدیہ بھرو کے کلاں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ نصرت رعنا صاحبہ بنت محترم بشیر الدین صاحب احمد۔ فیض آباد گجرات شہر مبلغ ۔/۵۰۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر محترم خواجہ رفیق احمد صاحب بٹ سیکرٹری اصلاح و ارشاد و سیکرٹری وقف نو ضلع سیالکوٹ نے مورخہ ۱۳۔ اپریل ۹۵ء فیض آباد گجرات میں پڑھا اور دعا کرائی۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی اور اگلے روز محترم نواب دین صاحب بھٹی نے شہنائی میرج ہال گوجرانوالہ روڈ ڈسکہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں جماعتی عہدیداران کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم راجہ رضوان احمد صاحب کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۶۔ اپریل ۱۹۹۵ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضرت صاحب نے مدیحہ رضوان عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرمہ راجہ رشید احمد صاحب ملیر توسیعی کالونی کراچی کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

(اعلان دار القضاء)

○ (محترمہ طیبہ خانم صاحبہ بابت ترکہ محمد مسلم نور صاحب)

محترمہ طیبہ خانم صاحبہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد محترم محمد مسلم نور صاحب ولد نور حسین صاحب۔ بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 10/45.B برقبہ ۵۴۔۱۰ مرلے محلہ دار العلوم شرقی ربوہ الاٹ شدہ ہے۔ میں اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہوں۔ لہٰذا یہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ (بیوہ)

۲۔ محترمہ طیبہ خانم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

نصرت گرلز ہائی سکول کا اعزاز

○ مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول کی جملہ طالبات نے شرکت کی سب فرسٹ ڈویژن میں کامیاب قرار پائیں۔

عزیزہ امتہ الحیٰ بنت محمد اشرف اسحاق ۸۷۵/۷۴۱ نمبر لے کر ضلع بھر میں اور سکول میں پہلی پوزیشن کی حقدار قرار پائی ہیں جبکہ عزیزہ صائمہ خالد بنت خالد محمود الحسن بھٹی ۸۷۵/۷۲۳ نمبر لے کر دوم اور عمارہ صادق بنت میجر عمر ہاشمی نے ۸۷۵/۷۰۰ نمبر کے ساتھ سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ قارئین الفضل سے ان بچیوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

مزید برآں نصرت گرلز ہائی سکول کی طالبات نے پاکستان نیشنل ایتھلیٹکس جو کوئٹہ میں منعقد ہوئی تھیں اس میں بھی شرکت کی اور نمایاں کامیابی بھی خدائے بزرگ و برتر نے نوازی اس میں شبانہ کوثر بنت عبد العزیز نے جیولن تھرو میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے گولڈ میڈل حاصل کیا جبکہ عزیزہ مریم صدیقہ بنت رانا منور احمد نے ۱۵۰۰ میٹر ریس میں تھرڈ پوزیشن لے کر کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔

خدا تعالیٰ مستقبل میں بھی انہیں مزید کامیابیوں سے نوازتا رہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد شریف صاحب (اسسٹنٹ رجسٹرار ریٹائرڈ) گوجرانوالہ کی اہلیہ صاحبہ ۲۰ اور ۲۱ مئی کی درمیانی شب پولی کلینک اسلام آباد میں۔ بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے اور درجات بلند فرمائے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

اعلان گمشدگی ہینڈ بیگ!

○ مکرم ناصر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ (وکالت وقف نو) کا سبز رنگ کا ایک ہینڈ بیگ ساہیوال روڈ ربوہ پر نزد چونگی نصیر آباد گم ہو گیا ہے۔ جس میں ان کا شناختی کارڈ اور بعض دیگر ضروری کاغذات ہیں۔ بیگ میں موجود ڈائری پر مربی صاحب کا ایڈریس اور فون نمبر وغیرہ بھی درج ہیں۔

شناختی کارڈ پر ناصر احمد ولد سلطان احمد اور ایڈریس محلہ نظام آباد فیصل آباد روڈ جھنگ صدر کا درج ہے۔

اگر کسی دوست کو یہ ہینڈ بیگ ملے یا اس کے بارے میں کچھ علم ہو تو وکالت وقف نو میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ پہنچانے والے کو مناسب انعام بھی دیا جائے گا۔

بقیہ صفحہ ۲

6-45	گلدستہ۔ دوبارہ ٹیلی کاسٹ ۹۵-۴-۱۳
7-58	لقاء مع العرب
8-50	کل کے پروگرام

ہفتہ ۳۔ جون ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30	تلاوت
3-45	حدیث
4-00	یوروفائل۔ پروفائل "دی سپر مارکیٹ بائیر"
4-25	اعلانات
4-30	حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر ۲۵ حصہ دوم
5-00	خبریں
5-30	اراؤنڈ دی گلوب "مدینتہ الزہراء"
7-00	نظم
7-05	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی جرمن پروگرام احمدیت کا تعارف حصہ ۸
7-50	لقاء مع العرب
8-50	کل کے پروگرام

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ ۱

بعض وقت ذرا سے رتبہ۔ مال اور حکومت سے ابلیس کی طرح دعویٰ کر بیٹھتا ہے۔ مگر کامیابی اور ترقی عبودیت ہی میں ہے۔ یہ ایسا نکتہ ہے کہ ہر شخص کو یاد رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔

(از خطبہ ۲۸۔ جون ۱۹۱۸ء)

بقیہ صفحہ ۵

عبد الباسط نے اس موقعہ پر تقریر کی اور پروگرام کا اختتام دعا اور خدام کے عہد سے ہوا۔ اسی شمارے میں الفضل انٹرنیشنل کے خریدنے کی تلقین بھی کی گئی ہے۔ اور تحریک واقفین نو کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس تحریک کو توسیع عطا فرما دی ہے۔ اس لئے آئندہ بھی بچوں کو اس میں شامل کیا جا سکے۔

اس بات کا بھی اعلان کیا گیا ہے کہ بیت النصیر میں نئے سٹلائٹ کی تنصیب عمل میں آئی ہے۔ اور اب بیت النصیر میں بہت اچھی طرح پروگرام سنے جا سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں مسٹر سعید انور فورٹ میرز سے تشریف لائے اور انہوں نے اس نئے سسٹم کی تنصیب کا کام کیا۔ بتایا گیا ہے کہ احمدیہ ٹیلیوژن کے پروگرام گلیکسی K-7 سے ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک سنے جا سکتے ہیں۔ جمعہ کے روز ایک مزید پروگرام ایک سے دو تک بھی سنا جا سکتا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ سارا سسٹم جسے سٹار ٹریک ۲۰۰ کہا گیا ہے صرف ۲۲۵ ڈالر میں خریدا جا سکتا ہے اس قیمت میں بحری جہاز کا کرایہ بھی شامل ہے۔

ہفتہ واری تربیتی کلاس برائے اطفال اور نوجوان خدام بیت النصیر میں ہر اتوار کو ایک بجے سے تین بجے تک منعقد کی جاتی ہے اور کہا گیا ہے کہ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مسٹر راجہ شہزاد حیدر قائد مجلس خدام الاحمدیہ سے رابطہ کیا جائے۔ چھٹیوں کا پروگرام یا یوں کہئے کہ تفریحات کا پروگرام بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔

(ن۔ س)

سیلزمینوں کی ضرورت ہے

ہمیں اپنی فرم کے تیار کردہ "سیلیب کیلوفر (مٹی چھپر ٹلنے والا شربت) و دیگر پراڈکٹس کی سیل کیلئے درج ذیل شہروں کے مقامی سیلزمینوں کی ضرورت ہے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب فوری رابطہ فرمائیں۔

لاہور۔ راولپنڈی۔ فیصل آباد۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات جہلم۔ منڈی بہاؤالدین۔ کمالیہ۔ خوشاب۔ جوہر آباد۔ ٹوبہ اوکاڑہ۔ وزیر آباد۔ حافظ آباد۔ چیچہ وطنی۔ ساہیوال لالہ موسیٰ۔ جھنگ۔ گوجرہ۔ میاں چنوں۔ سیالکوٹ۔ ڈسکہ کھاریاں۔ دینہ۔ دیپالپور

مینجر: مظہر دواخانہ (رجسٹرڈ)
احمد نگر نزد ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25- مئی-1995ء
رات آندھی آئی اور بارش کے چھینٹے پڑے درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ نے مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کی حمایت کردی ہے۔ تاہم کشمیر میں مجاہدین کی امداد روکنے کے لئے بھارت کو پاکستان پر دباؤ ڈالنے کی یقین دہانی کرانے سے انکار کر دیا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے کہا ہے کہ مجوزہ انتخابات مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کا محض ایک حصہ ہیں۔ پاکستان اور بھارت میں مذاکرات کے آغاز کی ضرورت ہے جس کے لئے راہ تلاش کرنا سب سے اہم کام ہے۔

○ حکومت نے چیئرمین سینٹ کی رولنگ کو تسلیم کرتے ہوئے اسیر سینیٹر آفتاب احمد شیخ کو سینٹ میں پیش کر دیا ہے۔ اسیر سینیٹر کی ایوان میں پیشی پر اپوزیشن نے سینٹ کا بائیکاٹ ختم کر دیا۔ مسٹر آفتاب شیخ نے سینٹ میں کہا کہ میں حکومت اپوزیشن اور چیئرمین سینٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ قائد حزب اختلاف راجہ ظفر الحق نے کہا کہ ایوان کا ماحول اب بہت بہتر ہے۔ حکومت اب یہ تاثر ختم کر دے کہ وہ ریاستی طاقت کے ذریعے کراچی کے حالات کو حل کر رہی ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ آئندہ اجلاس میں سینیٹر سعید قادر کو بھی عدالت میں پیش کیا جائے۔

○ باخبر ذرائع نے خبر دی ہے کہ واپڈا نے روزانہ دو گھنٹے ملک بھر میں لوڈ شیڈنگ کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ سلسلہ جون کے وسط تک جاری رہے گا۔

○ بعض شہروں کے بلدیاتی سربراہوں نے اپنے عہدوں کا چارج سنبھال لیا ہے پاکپتن، چیچہ وطنی، حاصل پور، پھیکی شاہ کوٹ اور عارف والا کے سربراہوں نے اپنی اپنی بلدیات کا چارج سنبھال لیا ہے۔

○ امریکہ کے مشہور پریسلر قانون میں ترمیم منظور کرلی گئی ہے۔ اب امید کی جارہی ہے کہ مرمت کے لئے بھیجا گیا دفاعی ساز و سامان واپس مل جائے گا۔ اب ایف سولہ طیارے سٹور کرنے کا کرایہ بھی نہیں دینا پڑے گا۔ امریکہ انسداد دہشت گردی اور قیام امن کی کوششوں میں بھی سہولتیں اور امداد فراہم کرے گا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد کی باتیں کرنے والے دن میں خواب دیکھ رہے ہیں۔ بھارت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ کشمیریوں پر مظالم نے بھارت کے سیکولرزم کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ ادھر جہلم میں مرحوم گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم اپنے محسنوں کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ جہلم کو سوئی گیس جلد فراہم کی جائے گی۔

○ ٹائمز آف انڈیا نے لکھا ہے کہ انتخابات کشمیر کے مسئلہ کا حل نہیں ہیں۔ سری نگر میں الیکشن کمیشن کے اجلاس میں پچاس میں سے صرف تین ریٹرننگ افسروں نے شرکت کی۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر عبد اللہ شاہ نے کہا ہے کہ دہشت گرد ہم پر آخری وار کر رہے ہیں۔ ہم سیاست کو جرم سے الگ رکھتے ہیں۔ جرم کو رعایت نہیں دی جاسکتی۔ لوگوں نے ایم کیو ایم کی کال پر زیادہ رد عمل ظاہر نہیں کیا۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ میں دو ماہ میں کراچی کو امن کا شہر بنا دوں گا۔

○ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ سندھ کے نئے گورنر کمال اظفر اور مخدوم امین فہیم کو ایم کیو ایم سے مذاکرات کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہے۔ امین فہیم اچانک حیدر آباد پہنچ گئے اور ایم کیو ایم کے ارکان کے خلاف درج مقدمات کی تفصیلات معلوم کیں۔

○ بھارت کے ڈپٹی ہائی کمشنر کو دفتر خارجہ میں طلب کر کے آگاہ کیا گیا کہ بھارت کی طرف سے سانحہ چرار شریف میں پاکستان کو ملوث کرنے کا الزام بے بنیاد ہے۔

○ جی پی او لاہور کے قریب دن دہاڑے ڈکیتی میں پیٹرول پمپ کا کیشئیر ہلاک اور اس کا ساتھی زخمی ہو گیا۔ دو مسلح موٹر سائیکل سوار پیٹرول ڈلوانے کے بہانے آئے اور کیشئیر سے رقم چھین لی دو ملازمین کی مزاحمت پر انہوں نے فائر کھول دیا اور رقم سمیت فرار ہو گئے۔

○ لاہور میں کوئین میری کالج لاہور کے سامنے چرڑے کے جس تاجر کو ہلاک کر کے اس سے رقم لوٹی گئی اس کی مالیت ۴۵ لاکھ تھی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حالات کی اصلاح حکومت کے بس کی بات نہیں ہے۔ بحران کا خاتمہ ہم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو دولخت کرنے والی کسی جماعت کو دوبارہ ملک کی سالمیت سے کھیلنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ملک کی موجودہ صورت حال پوری قوم کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ ہم پاکستان کی بقا کی جنگ لڑنے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے مسئلہ کا حل گولی نہیں ہے۔ بے گناہ شہریوں کا قتل عام حکومت کو لے ڈوبے گا۔ انہوں نے لندن سے اسلام آباد پہنچنے پر بتایا کہ انہوں نے لندن میں الطاف حسین سے ملاقات کی ہے۔

○ آزاد کشمیر کے سرحدی دیہات پر بھارتی فائرنگ سے چھ شہری شہید اور ۱۶۔ زخمی ہو گئے۔ بھارتی فوجیوں نے مظفر آباد، راولا کوٹ، کوٹلی اور بھمبر ضلع کے دیہات پر اندھا دھند فائرنگ کی۔ مشین گنوں کی فائرنگ کے علاوہ راکٹ اور مارٹر گنوں سے بھی گولے پھینکے گئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مزید ۳۔ خواتین کی اجتماعی آبروریزی کی گئی مجاہدین اور فوجیوں میں خون ریز جھڑپیں ہوئیں۔ کریک ڈاؤن کے دوران محاصرہ میں آنے والے چار مجاہدین نے ہتھیار ڈالنے کی بجائے ۹ بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور اسلحہ ختم ہونے کے بعد خود شہید ہو گئے۔

○ سندھ کی کابینہ نے وزیر اعلیٰ فنڈ برائے تعمیر مقبرہ شہید ذوالفقار علی بھٹو قائم کر دیا ہے۔ اور عوام سے درخواست کی ہے کہ وہ اس فنڈ میں عطیات دیں۔

○ سانحہ چرار شریف پر کراچی میں تمام اقلیتوں کی کانفرنس میں بھارتی کی شدید مذمت کی گئی۔ جماعت اسلامی کے زیر اہتمام اس کانفرنس میں ہندو عیسائی پارسی سکھوں اور ہندوؤں کے منتخب رہنماؤں نے شرکت کی۔ پروفیسر غفور مہمان خصوصی تھے۔

○ کراچی میں مسلم لیگ (ج) کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے ایم کیو ایم کی قیادت سے مذاکرات کئے انہوں نے کہا کہ میں حکومت کا حلیف ضرور ہوں لیکن ہم سیاسی فیصلے کرنے میں خود مختار ہیں۔ ایم کیو ایم کے مسٹر اجمل دہلوی نے کہا کہ آپ۔ حکومت کا حصہ ہیں حقیقت پسندانہ جائزہ لے کر صحیح فیصلہ کریں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ کراچی کے حالات ابتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ زلزلہ کسی بھی وقت آسکتا ہے کراچی کے حالات کے بارے میں انہوں نے کہا کہ لوگ شکوہ شکایت کریں گے تو کچھ ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ مئی کے مہینے کے بارے میں میں نے کہہ رکھا ہے کہ ویسے تو حکومت کے حالات ٹھیک ہیں لیکن زلزلہ تو کسی بھی وقت آسکتا ہے۔

○ سندھ میں ایم کیو ایم کے کارکنوں اور حامیوں کی گرفتاری کا سلسلہ تیز کر دیا گیا۔ ایم کیو ایم کی ایک پریس ریلیز میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ حیدر آباد سکھر نواب شاہ وغیرہ علاقوں میں ۱۲ سال سے ۸۰ سال کے درمیان کی عمر کے ہر شخص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ ایرانی عدلیہ کے سربراہ آیت اللہ ایزدی نے کہا ہے کہ سلمان رشدی کے خلاف قتل کا فتویٰ ایرانی عدالتوں کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ انہوں نے کہا کہ آیت اللہ خمینی نے یہ فتویٰ اپنے طور پر دیا ایرانی عدلیہ اس پر عمل کی پابندی نہیں ہو گی۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ اس بیان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایرانی حکومت یورپی یونین کو یہ یقین دہانی کرا رہی ہے کہ ایران سلمان رشدی کو قتل نہیں کرے گا۔ اور ایرانی حکومت ۱۹۸۹ء میں آیت اللہ خمینی کی طرف سے دیئے گئے اس فتوے سے دوری اختیار کر رہی ہے۔

○ پاکستان میں افراط زر کی بڑھتی ہوئی شرح پر عالمی بینک نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ عالمی بینک کا کہنا ہے کہ اس سے مالیاتی بگاڑ کے کئی پیچیدگیاں جنم لے رہی ہیں۔

○ سینٹ میں بجٹ کے دوران ارکان نے کہا کہ دفاعی بجٹ میں اضافہ مشکل ہے اس لئے ایٹمی دھماکہ کیا جائے۔

○ مقبوضہ کشمیر کی صورت حال پر چین نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○ اسلام آباد میں ہزاروں اساتذہ کو گرفتار کر کے تھانوں میں رکھا گیا پھر مختلف بیرونی روٹوں پر جانے والی بسوں میں بٹھا دیا گیا۔ اساتذہ نے اپنے مطالبات کی منظوری کے لئے ملک گیر اجتماع کا پروگرام بنا رکھا تھا۔ مظاہرین اساتذہ کے ایک گروپ پر لاٹھی چارج بھی کیا گیا۔

مرض اٹھرا کا شافی علاج

حبوب مفید اٹھرا

۲۰ گرام ۲۵ روپے۔ ۴۰ گرام ۷۵ روپے۔ ۲۰۰ گرام ۲۵۰ روپے

اکسیر اولادِ نرینہ

۱۵۰ روپے

سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!

ناصر دواخانہ گول بازار، ربوہ

فون نمبر 04524-212434 فیکس 534

میٹرک اور FA/FSc کے امتحانات سے فارغ ہونے والے طلباء و طالبات کیلئے

2 ماہ کی خصوصی کمپیوٹر ٹریننگ

(یکم جون تا 31 جولائی)

داخلہ جاری ہے

ایپکس کمپیوٹر اکیڈمی

21/21 دار الرحمت شرقی الف ربوہ فون 211839

ضرورت منیجر / اکاؤنٹنٹ

ہمیں اپنے فارمز واقع ضلع عمر کوٹ سندھ میں 2 منیجر اور ایک اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے، امیدوار سندھی بولنا جانتے ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ درخواست امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

ضیاء الرحمٰن C/O دفتر وقف جدید ربوہ